

إِنِّي أَنذِرُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخَائِبِينَ

اب کور

حَسْبُكَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عُرِفَتْ فِي السَّمَاءِ

فَضْلُكَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَسَيِّدِ الْإِنْسَانِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أَرْسَلَهُ

حَضْرَتِ امْرِئِ الْحَاجِّ

مُفْتِي مُحَمَّدِ امِين
حَسْبُكَ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عُرِفَتْ فِي السَّمَاءِ

فہرست مضامین

نام مضامین	صفحہ نمبر
ابتدائیہ	۵
درود پاک کے ۷۲ فوائد	۱۰
محبت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایمان ہے	۱۹
حضور کے وسیلہ کے بغیر قرب خدا چلنے والا مردود ہے	۲۱
مقام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) از خواجہ بطائی قدس سرہ	۲۳
سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مبارک	۲۴
ساری غذائی کے بہت کم اعلیٰ حبیب خدا ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	۳۴
قام جنت حضور ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	۲۵
بیگانگی کی چند مثالیں	۲۷
پہلا باب : درود پاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے	۳۰
آب کوثر صبح العقیدہ کو ہی نصیب ہوگا	۴۲
دوسرا باب : درود پاک کی فضیلت اقوال مبارکہ سے	۱۱۶
تیسرا باب : درود پاک کے متعلق واقعات	۱۳۸
دُنیوی پریشانیوں اور مصیبتوں کا مداوا	۱۳۸
انحصار بول کا علاج	۱۶۵
درود پاک کی برکت سے رہائی مل گئی	۱۶۹
درود پاک کی برکت سے عیب ہو گئی	۱۷۳
درود پاک کی برکت سے دُنیوی انعامات	۱۷۴

حکایت الہیہ حج بیتہ مبارک و زیارت

نام مضامین	صفحہ نمبر
درود پاک کی برکت سے مسخ شدہ صورت منور ہوگئی	۱۷۶
درود پاک کی برکت سے لاکھ کی شفاعت	۱۹۷
شیخ محمد بن سلیمان جزولی کا ۷۵ سال بعد حیم ترو تازہ	۲۱۲
گستاخ صحابہ کی توبہ	۲۱۳
شاہ عبدالرحیم کو موسے مبارک عطا ہوئے	۲۱۷
درود پاک کی برکت سے جان کئی میں آسانی	۲۲۲
سوسہ گنہگار بخش گیا	۲۲۲
خلاد بن کثیر کو بخشش کی نوید	۲۲۳
درود پاک کی برکت سے مسجد منور ہے	۲۲۷
قبر میں انعامات	۲۲۷
معذب لڑکی کو نورانی تاج	۲۲۲
باوازی بلند درود پاک پڑھنے سے سارے بخٹے گئے	۲۳۱ - ۲۳۳
علمائے کرام کو انعامات	۲۳۵
درود پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات	۲۳۶
سیدہ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کے ضامن بن گئے	۲۳۹
حصول شفاعت کے لیے درود پاک کی کثرت	۲۵۸
درود پاک میں نکل کرنے والوں کا انتخاب	۲۶۲
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے جنت ازہ پر نور کی بارش	۲۶۷
گستاخی کرنے والوں کا انجام	۲۶۸
ادب کرنے والوں کو انعام	۲۷۲
درود پاک پڑھنے کے آداب	۲۷۲
درود پاک کے صیغے	۲۷۷
آب کوثر سے متعلق بشارات	۲۸۷

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اسب کوثر

حضرت الامام محمد امین صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ

نام کتاب:

مصنف:

احمد علی بھٹہ

کتابت:

Scanned &
Uploaded by:

Kashif Mir

+92 345 777 6062

www.cashifmir.com

سال اشاعت: یکم ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِيْمَانِي بَنِي إِسْرَءِيلَ
أَتَدْرُكُهُمْ عَلَىٰ صَكْرَةٍ

تَدْرُكُهُمْ عَلَىٰ صَكْرَةٍ

اب کور

حَسْبُكَ يَابِسٌ وَقُرْعُهُمَا فِي السَّمَاءِ

فَضْلًا الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ
عَلَىٰ أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَمَسْجِدِ الْإِنْسَانِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

آز قسٹم

حضرت الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

مکتبہ سلطانیہ

محمد پورہ، مین بازار فیصل آباد، پاکستان

فون : 0092 41 2637239

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

مَحَبَّة

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ





سید المریدین امام الشیخین

خواجه دنیا و دیں گنج و فای
 آفتاب شرع و دریای یقین
 خواجه کونین و سلطان همه
 صاحب معراج و صد کائنات
 مهدی اسلام و مهدی بکلی
 هر دو گیتی از وجودش به یافت
 نور او مقصود مخلوقات بهست
 بهر خویش آن پاک جان آفر
 آفرینش را جز او مقصود نیست
 در پناه اوست موجودیکه بهست
 ماه از انگشت او بشکافت
 کعبه زو تشریف بیت یافت
 جبرئیل از دست او شد فرودار
 عقل را در خلوت او راه نیست
 دوست سلطان و طفیل او همه
 صدر و بدر هر دو عالم مصطفی
 نور عالم و رمضای المین
 آفتاب حسان و ایان همه
 سایه حق خواجه خورشید ذات
 مفتی غیب و امام جبرئیل و کل
 عرش نیز از نام او آدم یافت
 اصل معدومات و موجودات بهست
 بهر او خلق جهان را آفرید
 پاک دامن تر از او موجود نیست
 و ز رضا اوست مقصودیکه بهست
 مهر در فرمایش از پس تاقه
 گشت امن هر که در راه یافت
 در لباس و جبهه زان شد آشکار
 علم نیز از وقت او آگاه نیست
 دوست دهم شاه و خیل او همه

ہم پس ہر شے کے عالم توئی سابق و آخر یک جسم توئی
 خواجگی ہر دو عالم تا ابد! کرد و قضا جسم کل احد
 یا رسول اللہ! بس رہانہم باد پر کف خاک بر سر ماندہم
 یکساں را کس توئی در ہر نفس من ندارم در دو عالم جز تو کس
 یک نظر سوتے من غنوارہ کن چارہ کار من بے چارہ کن
 دیدہ جاں را حقائے تو بس ست ہر دو عالم را رضائے تو بس ست
 اسجد آمد ز فلک معراج او انبیار و اولیاء معراج او

ہر دم از ماصد در و دصد سلام
 بر رسول و آل و اصحابش تہلیم

خواجہ فرید الدین عطار غفرلہ

یا صاحب الجہال و یا سید البشر
 من قبک المیزان و من قبک القدر
 لا یکن الیوم سنا و کما کان حقہ
 بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
 (مناظرہ شہزادی شمس الملوک غفرلہ)



ابستدائتہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَا لَهُ شَاكِرِينَ إِلَّا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لِهَذَا إِنَّهُ لَكَنُورٌ

والد گرامی قدر حضرت العالم مولانا مفتی محمد امین صاحب امت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف آب کوثر "تاحال تقریباً ایک لاکھ کے قریب چھپ چکی ہیں۔ مختصر مدت میں اس کتاب نے علماء و شایخ اور پڑھنے لکھنے طبقہ میں جو مقبولیت حاصل کی ہے وہ فضل خداوندی پر ال ہے۔ علماء کرام کی نظر میں اردو زبان میں یہ کتاب درود شریف کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ فَلَذَلِكَ الْحَمْدُ۔ اس کتاب متطابک مطالعہ سے قاری کے دل میں محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس بذات جو زبان چلتے ہیں جس سے عقائد کی اصلاح بھی غور بخور ہو جاتی ہے۔ اس میں واعظین کے لیے دافرواد و خوبے متعارف ایسے خطیب دیکھنے میں آئے کہ جب انہوں نے آب کوثر میں درج مواد سے اپنے سامعین کو محفوظ فرمایا تو پورے مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب نمایاں بات یہ کہ اس کے مطالعہ سے جب ایمان کی روشنی نصیب ہوتی ہے تو قاری کے دل میں درود پاک کی کثرت کا ذوق شوق پیدا ہوتا ہے پھر وہ آسانی سے درود پاک کثرت سے پڑھ سکتا ہے جو دونوں جہان کی سعادت اور قبر و برزخ کا نور ہے خود فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر شاہد ہے مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً قَبْرِي يَرْزُقُهُ خَيْرًا مِنْ نَارِيں۔ جو معجزہ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند قدوس اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بجاہد شہید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتاب کے سامنے ہے پڑھیے اگر قلب میں سوز اور محبت پیدا ہو تو والد گرامی قدر اور اس فقیر کے لیے دعا ضرور فرمائیے۔

مُحَمَّدٌ شَيْخٌ ذَا جَسَدٍ مُتَعَلِّقٌ غَلَاظِ الْأَوْبَادِ

اللہ تعالیٰ : درود ایسا ہے جلد یا بدلتا یا داری نہایت نفع آلاہ ۱۰ جون ۱۳۸۳ھ



اعتماد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
 حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝
 فقیر کو اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ فقیر فن تصنیف کی اہلیت
 نہیں رکھتا۔ لہذا قارئین کرام سے اپیل ہے کہ فقیر کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں
 اور ”خُذْ مَا صَنَعْتُ دَنِّغْ مَا كَدَرْتُ“ پر عمل کرتے ہوئے دُعا خیر سے نوازیں۔
 اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔
 اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور فقیر اور فقیر کے والدین نیز جن
 احباب نے اس کارِ خیر میں تعاون کیا ہے اُن کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے آمین
 بِجَاهِ حَبِيبِهِ الْاَمِينِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآزْرَ وَاحِبِهِ
 الظَّاهِرَاتِ الْمَطْهُرَاتِ الطَّلِبَاتِ اُمَمَاتِ
 الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝

فقیر ابوسعید غفرلہ

آبِ کَوْشَر

- جس میں علم کے موتی اتنے کہ علماء کے لیے قیمتی سرمایہ۔
- زبان اتنی آسان کہ بچے بھی روانی سے پڑھ سکیں۔
- زبان میں اتنی مٹھاس کہ ختم کیے بغیر چھوٹنے کو جی نہ چاہے۔
- برکتوں سے اتنی بھرپور کہ جس گھر میں جو وہ مصیبتوں سے محفوظ رہے۔
- اس محبت سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و الفت کی محک محسوس کرے۔
- اس جذبے سے لکھی گئی کہ قاری اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکے۔
- قیمت صرف اتنی کہ ایک مترتبہ نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار و الفت میں ڈوب کر پڑھ لی جائے۔
- اکثر ایسے بھی ہوا کہ دوران مطالعہ قاری بارگاہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی آنکھوں کے موتی نچھاور کر تار مارا جیسے ہی عالم وارفتگی میں بھگی چلیں آپس میں پیوست ہوئیں تو منظر جمال الہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا نور برساتا چہرہ سامنے تھا۔
- آپ بھی گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر ادب و احترام سے اسے پڑھیں ہو سکتا ہے کرم والا آپ پر بھی کرم فرمادے۔

(مفت محمد رفیع رحمانی) محمد کریم سلطان آبادی اسیوارہ بیت الاسلام
فیصل آباد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ رَجَبِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَرَحِمَهُ

حسبہ آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِیْبِکَ
المُصْطَفٰی وَنَبِیِّکَ الْمُرْتَضٰی وَرَسُوْلَکَ الْمَجْتَبٰی وَعَلٰی
اٰلِهِ وَاصْحَابِهِمْ وَارْزُقْهُمْ وَخِزَیْنَتَهُ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اَمَّا بَعْدُ.....

میرے عزیز بھائیو! درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے کچھ بزرگان دین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں۔ مثلاً علامہ امام حافظ الحدیث شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے القول البدیع میں اور شیخ الحدیث امین انشاء عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے ”جذب القلوب“ میں لکھے ہیں اُن میں سے چند سپرد قلم کیے جاتے ہیں تاکہ احباب کا شوق ذوق زیادہ ہو اور اس لازوال دولت سے اپنی اپنی جھولیاں بھر لیں۔

۱۔ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ ایک کے بدلے ایک نہیں بلکہ ایک کے بدلے کم از کم دس ۲۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دُعائیں کرتے ہیں۔

۳۔ جب تک بندہ درود پاک پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے دُعائیں کرتے

حَدَّثَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَرٍ وَآلِ حَجَرٍ

رہتے ہیں۔

- ۴۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔
- ۵۔ درود پاک سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔
- ۶۔ درود پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔
- ۷۔ درود پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔
- ۸۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو کہ اُحد پہاڑ جتنا ہے۔
- ۹۔ درود پاک پڑھنے والے کو پچانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔
- ۱۰۔ جو شخص درود پاک کو ہی وظیفہ بنالے اس کے دُنیا اور آخرت کے سارے کام اللہ تعالیٰ خود اپنے دست لے لیتا ہے۔
- ۱۱۔ درود پاک پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔
- ۱۲۔ درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے ہولوں سے نجات پاتا ہے۔
- ۱۳۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔
- ۱۴۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
- ۱۵۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔
- ۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان لکھ دیا جاتا ہے۔
- ۱۷۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔
- ۱۸۔ لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ دوزخ سے بری ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے بیسیں پڑھنے کے فضائل و برکات

۱۹۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرش الہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

۲۰۔ درود پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا دینی ہوگا۔

۲۱۔ درود پاک پڑھنے والے کے لیے جب وہ حوض کوثر پر جلسے کا خصوصی غنایت ہوگی۔

۲۲۔ درود پاک پڑھنے والا کل سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

۲۳۔ پل صراط پر سے نہایت آسانی سے اور تیزی سے گزر جائے گا۔

۲۴۔ پل صراط پر اسے گور عطا ہوگا۔

۲۵۔ درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

۲۶۔ درود پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

۲۷۔ درود پاک کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

۲۸۔ درود پاک پڑھنا عبادت ہے۔

۲۹۔ درود پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے۔

۳۰۔ درود پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

۳۱۔ درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔

۳۲۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔

۳۳۔ درود پاک درود شریف پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو

رنگ دیتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ مُحَمَّدٌ رَّحْمَةً وَرِثَةً

- ۳۴۔ درود پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اُسے بھی نفع دیتا ہے۔
- ۳۵۔ درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کا اور پھر اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا شرب نصیب ہوتا ہے۔
- ۳۶۔ درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔
- ۳۷۔ درود پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہو جاتا ہے۔
- ۳۸۔ درود پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔
- ۳۹۔ درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۴۰۔ سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو رحمتہ اللطیفین شفیع الزہدین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔ (امثل الجہنم)

”جذبُ القلوب“ میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کیے گئے ہیں :

- ۴۱۔ ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- ۴۲۔ درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- ۴۳۔ درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- ۴۴۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آفاقی دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔
- ۴۵۔ درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لیے قیامت کے دن

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ مُحَمَّدٌ رَّبِّكَ رَحْمَةً وَرَحْمَةً

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متولی (ذمہ دار) ہو جائیں گے۔

۴۶۔ درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

۴۷۔ درود پاک پڑھنے والے کو جہنمی میں آسانی ہوتی ہے۔

۴۸۔ جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

۴۹۔ درود پاک پڑھنے سے سید الانبیاء حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۵۱۔ قیامت کے دن سید دو عالم نور مجتہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

۵۲۔ فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

۵۳۔ فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

۵۴۔ درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا

کریں عرض کرتے ہیں ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں کے بیٹے

فلاں نے حضور کے دربار میں درود پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔

۵۵۔ درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

(مہذب القلوب ص ۲۵۳)

بزرگانِ دین کے ارشادات مبارکہ سے چند فوائد فقیر عرض کرتا ہے،

۵۶۔ درود پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں

مُحِبَّ جَاتِي هِيَ۔

- ۵۷۔ دُرود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آئیں۔
- ۵۸۔ دُرود پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔
- ۵۹۔ دُرود پاک کی کثرت سے بندہ اولیائے کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔
- ۶۰۔ قانونِ قدرت ہے کہ جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اُس جہاں میں روئے گا اور جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے گا۔ جو یہاں عیش کرتا ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا۔ لیکن دُرود پاک پڑھنے والے کے لیے یہاں بھی عیش، وہاں بھی عیش، یہاں بھی خوشیاں مناتا ہے اور وہاں بھی خوشیاں منائے گا۔
- ۶۱۔ دُرود پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔
- ۶۲۔ دُرود پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔
- ۶۳۔ دُرود پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔
- ۶۴۔ دُرود پاک فتوحات کی چابی ہے۔
- ۶۵۔ دُرود پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔
- ۶۶۔ دُرود پاک جنت کا راستہ ہے۔
- ۶۷۔ دُرود پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔
- ۶۸۔ دُرود پاک کی کثرت کرنا آرزوؤں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
- ۶۹۔ دُرود پاک کی کثرت کرنا اہلسنت و جماعت کی علامت ہے۔
- ۷۰۔ دُرود پاک کی کثرت کرنے والے کو قبر میں نہ مٹی کھائیگی نہ کیڑے۔

حکایتِ نبویؐ کی حقیقتیں

فقیر اپنی طرف سے عرض کرتا ہے،

۷۱۔ درودِ پاک ”آپ حیات“ ہے، وہ آپ حیات کہ ہزاروں آپ حیات اس پر قربان ہو جائیں کیونکہ بالعرض کبھی کو دنیا میں آپ حیات مل جائے اور وہ اُسے پی لے اور پھر اُسے ہزار پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے تو دنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، فحشو فریب کی زندگی آخر ختم ہو جائے گی لیکن درودِ پاک وہ آپ حیات ہے کہ جس نے اُسے پی لیا اُسے جنت میں وہ زندگی عطا ہوگی جو ختم ہونے والی نہیں مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، کچھ سال، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ پھر اس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ فریب نہیں بے چینی نہیں، دکھ درد نہیں بلکہ چین ہی چین ہے آرام ہی آرام ہے، سکون ہی سکون ہے۔ تو دنیا کا آپ حیات اُس آپ حیات کا ہم نپہ کیے ہو سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا بَاجَاہِ حَبِیْبَتِ الْکَرِیْمِ رَحْمَةً لِّلْمُکْمِنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۷۲۔ درودِ پاک اسمِ اعظم ہے۔ جیسے اسمِ اعظم سے سارے کے سارے کلم خواہ وہ دنیا کے کام ہوں خواہ آخرت کے سب کے سب پورے ہو جاتے ہیں یوں ہی درودِ پاک سے سارے کے سارے کام پورے ہو جاتے ہیں۔

۷۳۔ آج انسان مصیبتوں، پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ رَحْمَةً وَسَيِّدًا رَّحِيمًا

اس کا سبب تو یہ ہے کہ ہم نے خواہشات کو اپنایا اور اُس ذاتِ برکات کے دامن سے دُور ہو گئے ہیں۔ جس ذاتِ والا صفات کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور ان نسی مصیبتوں کا علاج یہ ہے کہ ہم رحمۃ اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ انسان جتنا ان کے مُبارک قدموں کے قریب ہوتا جائے گا اتنا ہی اُس سے پریشانیاں اور مصیبتیں دُور ہوتی جائیں گی جو اُن کے قدموں سے لگ گیا وہ بچ گیا اور جو ہٹ گیا وہ پس گیا اس کی مثال یوں سمجھ لیجیے، یہ مثال صرف اقسام و تفہیم، سمجھنے سمجھانے کے لیے ہے، ورنہ اُن کی شان اس سے بالا و والا، ارفع و اعلیٰ ہے۔ مثال یہ کہ چکنی خواہ دستی یعنی گھریلو چکنی ہو یا شیشی 'طرچہ' کار ایک ہی ہے وہ یہ کہ درمیان میں ایک مرکز، ایک 'کُلی' سی ہوتی ہے جس کے گرد اگر دستہ گھومتا ہے۔ اس کُلی کے سر پر دانے ڈالے جاتے ہیں وہ دانے جب کُلی کے قدموں سے دُور جاتے ہیں تو پتھر کی زد میں آجاتے ہیں اور پس جاتے ہیں۔ دانے جتنا کُلی کے قدموں سے دُور ہوں گے اتنی ہی پتھر کی مار زیادہ پڑے گی۔

آپ ہی سوچ کر بتائیں کہ جو دانہ کُلی کے قدموں کو نہ چھوڑے اُسے پتھر کی گردش کا کیا ڈر؟ اور جب کُلی کا دامن چھوٹ گیا، چکنی کی گردش اُسے نیست و نابود کر دے گی۔ بلا تشبیہ کائنات کا مرکز وہ ذاتِ گرامی ہے جسے رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں 'رحمۃ اللّٰلین' کا لقب دیا ہے۔ ساری کی ساری کائنات اُن کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور جو شخص اُن کے قدموں سے لپٹا رہے اُسے گردشِ زمانہ کا کیا خوف؟

حَدَّثَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجْرٍ وَآلٍ وَكَلِمَةٍ

اُسے گردشِ زمانہ اُس وقت ہی اپنی پیمائش میں لے گی جب وہ مرکزِ کائنات کا دامن چھوڑ دے گا۔

لہذا ہمارے حادثاتِ زمانہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچے رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبارِ کدموں کے قریب ہوتے جائیں۔ اور قُرب کا ذریعہ ہے ”دُرودِ پاک کی کثرت“۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

أَنَّ أَوَّلَى النَّاسِ فِي أَكْثَرِهِمْ عَلَى صَلَوةٍ (رواہ ابوداؤد)
لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَآحْضَابِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ بَعْدَهُ
كُلُّ ذَرَّةٍ مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ

میرے عزیز بھائی! دُرودِ پاک کے بے شمار اور اُن گنت فوائد ہیں جن میں سے ۷۲ تحریر کیے گئے ہیں یہ سارے کے سارے فوائد سے بلا شک شبہ تجھے جا مل ہوں گے مگر تو اُن کا بن کر تو دیکھ! اور اگر تو اُن سے بیگانہ رہے اور کتا پھرے کہ میرا فلاں کام نہیں ہوا، فلاں نہیں ہوا، تو قصور تیرا اپنا ہے۔ آفتاب تو پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو چکا ہے اور پورے جہان کے لیے بلکہ سب جہانوں کیلئے فیض رساں ہے لیکن اگر شپرہ چشم کتا پھرے کہ آفتاب نہیں ہے تو قصور اُس کا اپنا ہے۔ آفتاب کی فیض رسانی میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اے مرے عزیز! اُن کا دامن

صَلَّى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْزُقْ

پھڑے اور اُن کو اپنے دل میں جگہ دے۔ ۛ

وَر دِل مُسْلِمِ مَقَامِ مُصْطَفَا سَت (مسلّم، اُمیر، سلم)

اَبْرَحَمَے مَا زَنَامِ مُصْطَفَا سَت (اقبال، عیرو)

دل میں حبیبِ خدا، سید الانبیاء، صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت و
عظمت پیدا کر! کیوں کہ جو دل اُن کی محبت و عظمت سے خالی ہے اُس کے درود
پاک پڑھنے کا وزن پھجر کے پُر کے برابر بھی نہیں ہے۔

ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ لَا تَزِيدُ عِنْدَ اللَّهِ جَكَاحَ بُؤُوصَةٍ

أَحَدُهَا الصَّلَاةُ بِتَيَرٍ خُصُوعٍ وَخُشُوعٍ وَالثَّانِي الْزَكَاةُ

بِالْفَنَلَةِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ قَلْبٍ

غَافِلٍ وَالثَّلَاثُ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالْأَهْلِ وَمُسْلِمٌ مِنْ غَيْرِ حَرَمَةٍ وَثَلَاثَةٌ (درة اللمعین ص ۶۵)

اے عزیز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی دین ہیں۔ ان کی محبت ایمان ہے۔ ان
کی محبت ایمان کا رکن ہے۔ ان کی محبت ایمان کی شرط ہے۔ ۛ

بِصُطْفَى بِرِسَالِ خُویشِ رَاکِہِ دِینِ ہِمَاوِسْت (مولانا شبیر)

مگر بہ اونہ نہرِ شیدی تمام بولہبی سَت (اقبال)

مطالع المراتب میں ہے،

فَأَمَّلْ الْإِيمَانِ مَشْرُوطًا بِأَصْلِ الْحَبِّ وَكَمَالِ

الْإِيمَانِ مَشْرُوطًا بِكَمَالِ الْحَبِّ ص

مہل ایمان کے لیے اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْكَ مُحَمَّدًا عَبْدًا وَرَسُولًا

کے لیے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے
نیز اسی میں ہے :

وَمَنْ لَا حُبَّهٖ لَآ اِيْمَانٌ لَهُ حُبُّهُ صَلَی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ رُكْنُ الْاِيْمَانِ لَا يَنْشُبُ
اِيْمَانٌ عَبْدٍ وَلَا يَقْبَلُ الْاِيْحَبَّتِهِ صَلَی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔

جس دل میں محبت مصطفیٰ نہیں اس کا ایمان ہی نہیں لہذا سید
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کا رکن ہے کہ کسی بندے
کا ایمان محبت رسول کے بغیر نہ ثابت ہو سکتا ہے نہ مقبول ہو
سکتا ہے۔

میرے عزیز! ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے شرط ہے۔

فَمُحِبَّةُ اللّٰهِ مَشْرُوعَةٌ بِحُبِّهِ رَسُوْلُهُ صَلَی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔

(معاذ اللہ منہ)

اللہ تعالیٰ کی محبت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
شرط ہے۔

لہذا جو شخص نبی اکرم نور مجتہد شافع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر
اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے، دربار الہی سے مردود ہے۔

ایک کلمہ گو مسلمان نے یوں کہہ دیا کہ مجھے تو اللہ کے رسول سے ایمان کی طرف
صرف راہنمائی مل رہی ہے باقی ایمان کا نور وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے نبی کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحِمَةً كَثِيرَةً مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَكَرَّمَ

طرف سے ایمان کا ثور نہیں ہے۔ یہ سُن کر ایک اللہ والے نے فرمایا ”اے کیا کہتا ہے؟ کیا اگر ہم وہ ثور جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچ رہے ہیں کٹ دیں اور تیرے پاس وہ ہدایت وہ راہنمائی رہ جائے جس کا تو ذکر کرتا ہے کیا تجھے یہ منظور ہے اُس نے کہا مجھے منظور ہے، اتنا کہنا تھا کہ وہ بد نصیب صلیب کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے ساتھ کافر ہو گیا اور وہ کفر پڑ ہی مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ (الطبرانی ص ۲۲۹)

حضرت ابوالعباس تيجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

فَمَنْ طَلَبَ الشَّرِبَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالتَّوَجَّهَ الْيَدَوْنَ
الْمُؤْمَلِ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُتَرِضًا عَنْ كَرِيمِ
جَنَابِهِ وَمَذِيرًا مِنْ تَشْرِيعِ خَطَايِهِ كَانَ مُسْتَوْجِبًا
مِنَ اللَّهِ غَايَةَ السَّخَطِ وَالْغَضَبِ وَغَايَةَ اللَّعْنِ

وَالْبُغْضِ وَحُضِلَ سَعْيُهُ وَخَسِرَ عَمَلُهُ (مسند الدین ص ۲۸)

جو شخص حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ کے بغیر حضور کی جناب سے منہ پھیر کر اللہ تعالیٰ کا قُرب چاہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے استہدارجہ کی نارا شکی اور غضب کا حقدار ہے وہ غایت درجہ کی دوری اور لعنت کا مستحق ہے اُس کی ساری کی ساری کوششیں رائیگاں ہیں اور اُس کے اعمال خسارہ ہی خسارہ ہیں۔ نعوذ باللہ الکبریم

اے میرے عزیز! اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی محبوبیت کا راز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کو چھو ڈر خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ اپنے ایمان اور عقیدے کی ٹھکر کرے کہ ایسا شخص مردود ہے مقہور ہے، مبغض ہے، مطرود ہے، مہجور ہے، مکہور ہے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سہی ہے کہ رسول اکرمؐ نور مجتہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا“ فرمایا ”تو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا“ اُس نے عرض کیا ”میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی“ فرمایا ”جب تو اس کے رسول سے محبت کرے گا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ پھر عرض کیا اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہوگی؟ فرمایا ”جب تو ان کے طریقے پر چلے گا، اور ان کی سنت کی پیروی کرے گا، اور ان سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور ان سے بغض رکھنے والوں کے ساتھ تو بغض رکھے گا، اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے، اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے۔“

پھر فرمایا ”لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہوگا، یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بغض زیادہ ہوگا اُس کا کفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا۔“ پھر فرمایا ”خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اُس کا ایمان ہی نہیں۔“ (دلائل بخیر ص ۲۹)

میرے مسلمان بھائی! اُس محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

حیاتِ نبویؐ کے حقیقی سیکرٹس

دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ سیدی الکرم حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ”ایک دفعہ دوزخ کا خوف مجھ پر غالب ہوا میں عالم بالا میں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ دوزخ نہ جائے گا۔“

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۱۲)

الحاصل محبوبِ کبریا، شاہِ انبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کی محبت کے بغیر کچھ بھی نہیں، پہلے تو دل میں محبت پیدا کر! اُن کی عظمتِ دل میں بٹھالو، محبت کا تقاضا ہے کہ تُو اپنے بیگانے کو پہچان، جو اُن کا ہے تُو بھی اُن کا بنے جو اُن سے بیگانہ ہے تُو بھی اُن سے بیگانہ ہے اگر ایسا ہو کر درودِ پاک پڑھے تو رحمت کے دروازے تیرے لیے کھل جائیں گے، جتنے فوائدِ درودِ پاک کے ذکر ہوئے ہیں اُن سے ہزار گنا فوائد کا تُو مستحق ہوگا، ورنہ محرومی کے سوا تجھے کچھ نہ ملے گا۔

اب اپنے بیگانے کی پہچان کیا ہے؟ تو فقیرِ عرض گزار ہے الْاِنْسَانُ بِسَرِّ شَيْخٍ يَّمْنَاهُ فَيَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ یعنی برتن سے وہی چھلکتا ہے جو اُس کے اندر ہوتا ہے محبت والوں کی زبان و قلم سے تو محبت و عظمت کی باتیں سُنے گا، اور بیگانوں کی زبان و قلم سے بیگانگی کی باتیں سُنے گا۔

خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک :

۱۔ عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

شہیدوں کے مقام کی انتہا صنیعیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔

صحابیہ کے سیکر خیر والہ درجہ

صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
 نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے۔
 رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے۔
 اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی
 انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔ (ذکرہ شائع نقشبندیہ)
 سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

۲۔ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لیے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے آفت
 کا رب ہے (ازمہار معارف مترجم ص ۲۲)

سیدی و سندی خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :

۳۔ میں جب مدینہ منورہ حاضر ہوا اور مواجہہ شریف میں حاضری دی تو
 وہاں چشمِ دل سے مشاہدہ کیا کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 وجود مبارک عرش سے فرشِ تک مرکزِ جمیع کائنات ہے ہر چہند کہ
 وہاں مطلق (عطا فرمانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن جس کسی کو فیض پہنچا
 ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے ہی پہنچا ہے۔ اور مہماتِ
 ملک و ملکوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام سے انصرام پاتی ہیں،
 (یعنی صرف اس جہاں کے ہی نہیں بلکہ ملک و ملکوت کے متمم سیدِ دو عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں)۔ گویا ساری خدائی کوانعاماتِ شبِ روز
 روضۂ مطہرہ سے پہنچتے ہیں، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا محمد وآلہ وسلم۔
 (مقاماتِ امام ربانی ص ۱۱۱)

حَدَّثَنَا اللَّهُ بِكَ رَحْمَةً سَيِّدًا وَجِبْرًا وَرَحْمَةً

۴۔ انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حشرچہ آپ حیات کے ایک پیالہ سے سیراب و مستفید ہیں اور اولیاء کرام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے پایاں سمندر رحمت کے ایک گھونٹ پر قانع اور منتفع ہیں۔ فرشتے اُن کے طفیلی اور آسمان اُن کی حویلی ہے۔ وجود کا رشتہ اُن کے ساتھ منسلک اور ایجاد کا سلسلہ اُن کے ساتھ مربوط، اور بوبیت کا ظہور اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ مجلہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے قائم ہے، اور کائنات کا خالق اُن کی رضا کا طالب ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے،

أَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(مکتوبات سیدی وندی غلوب محمد مصمم قریم سرسیدی جزاۃ علیہ السلام)

۵۔ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَلِكُهُ الْأَمْرُضُ كُلُّهَا اللَّهُ تَعَالَى نَظَرَ فِيهِ جَبِيْبُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساری زمین کا مالک بنا دیا ہے۔

(مواہب لدنیہ علامہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ذرقاتی ص ۲۴۲)

۶۔ إِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ الْجَنَّةَ بَيْنَ أَهْلِهَا جَنَّتِیوں کے درمیان جنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تقسیم فرمائیں گے۔

(ذرات ص ۱۱۹)

۷۔ قُلْهُوَ خَزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ نَقُوضِ الْأَمْرِ فَلَا يَنْفَعُ أَمْرٌ إِلَّا بِمَنْعِهِ وَلَا يَنْفَعُ خَيْرٌ إِلَّا عِنْدَهُ۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسرار الہی کا خزانہ ہیں اور حکم کے نافذ ہونے کا مرکز و محور، لہذا کوئی امر

حکامِ اللہ کے احکامات (مختصر و مفید)

نافذ نہیں ہو سکتا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اور کوئی چیز کسی حکم منتقل نہیں ہو سکتی مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ کرم سے۔

(ذرت ثانی ص ۲۸)

۸۔ اِذَا رَأَىٰ مَنَّا لَا يَكُونُ خِلَافَهُ وَلَيْسَ لَكَ الْاَمْرُ فِي الْاَمْرِ مَا يَكُونُ صَافٍ۔ جب حضور کسی امر کا ارادہ فرمائیں تو اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا، اور اُن کے حکم کو جہاں میں کوئی نہیں روکتا

(ذرت ثانی ص ۳۱)

۹۔ وَكَانَ لَهُ اَنْ يَخْتَصِمَ مَنْ شَاءَ بِعَاصِيَةٍ مِنَ الْاَحْكَامِ حُضُورِ صَافٍ۔ علیہ وآلہ وسلم مختار ہیں احکام شرعیہ میں سے جس کے لیے جو چاہیں عمل کر لیں

(كشف الغم للشافعی رحمہ اللہ ص ۲۸)

۱۰۔ انسان علاقہ بدنیہ اور عوالمِ طبیعیہ میں ڈوبا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ غایت تنزہ و تقدس میں ہے، دونوں کے درمیان کوئی مناسبت ہی نہیں ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے فیض لینا وسیلہ اور واسطہ کے بغیر ناممکن ہے اور وہ واسطہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔

(رد المحتار ج ۱، ص ۲۲۴، سورۃ احزاب)

معادن اسرارِ علام الغیوب

برنج بحیرین امکانِ وجوب

(اعلیٰ حضرت پیر پور)

اب ذرا بیگانگی کی بھی چند باتیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو اپنے اور

حَدَّثَنَا اللَّهُ بِكَ نَحْنُ بَرَكَاتُكَ وَخَيْرُكَ وَالْزُّكْرُ

بیگانے کے درمیان تیز کرنا آسان ہو جائے۔

۱۔ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔
(تقریباً ایمان ص ۱۸)

۲۔ سارا کاروبار جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔
(تقریباً ایمان ص ۱۸)

۳۔ پیغمبر کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ بُرے کام سے ڈرائے اور بھلے کام پر خوشخبری سنائے۔
(تقریباً ایمان ص ۲۵)

۴۔ اولیاء و انبیاء و امام زادہ پر و شہید معنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں۔ (تقریباً ایمان ص ۲۵)

۵۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیوار کے پچھے کا علم نہیں ہے۔ (مساذ اٹھ)
(براہین قاطعہ ص ۵۵)

۶۔ شیطان و ملک الموت کو روئے زمین کا علم محیط ہے۔ (مساذ اٹھ)

(براہین قاطعہ ص ۵۵)

یہ چند عبارتیں بطور نمونہ صرف اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لیے درج کی گئی ہیں۔ جس مسلمان کے دل میں محبت رسول اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا وہ بڑی آسانی سے اپنے بیگانے کو پہچان لے گا، لیکن جو دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہوگا وہ اپنے آپ کو خود جلنے اور اس کا کام۔

یا اللہ ہمیں نظر بصیرت عطا کر کہ ہم اپنے بیگانے کو پہچانیں اور ہم قبر کے عذاب سے نیز قیامت کی رسوائی سے بچ جائیں۔

حکایتِ شریفہ: حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ

اے اللہ تعالیٰ وہ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ سیدنا صدیق اکبر کو ملا جو خواجہ اویس قرنی کو نصیب ہوا، ہمیں بھی اس سے دافر حصہ عطا فرما۔ و ماک ذالک علی اللہ بعزیز۔

اے میرے عزیز! جبکہ تجھ پر روشن ہو گیا کہ محبت و عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کچھ بھی نہیں اور اب تیرا دل عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جگمگا اٹھا تو اب اس لازوال دولت، بے مثال نعمت اور دونوں جہلوں کی سعادت (دُرودِ پاک) کی طرف آ اور ہمت سے آگے بڑھ۔ میرے بھائی یہ وہ دولت ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔ جس نے دُرودِ پاک کو لے لیا اُس نے دونوں جہاں کو لے لیا۔ منقول ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ایک دن ڈیساوی دولت کے اُتار لگواتے ہر قسم کی چیزیں اور نعمتیں رکھ دیں اور اپنے غلاموں لونڈیوں کو بلا کر کہا ”جس کا جودل چاہے وہ لے لے“ کسی نے کوئی چیز اٹھائی اور کسی نے کوئی چیز، لیکن آواز خاموش کھڑا رہا جب ساری چیزیں لے لی گئیں تو سلطان محمود نے آواز سے پوچھا ”تو نے کچھ نہیں لیا؟“ ایاز نے جواب دیا ”میں نے سب کچھ لے لیا“ اور یہ کہہ کر بادشاہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا ”جب میں نے بادشاہ لے لیا تو ساری بادشاہی لے لی۔“

یوں ہی بلاشبہ باقی اوراد و وظائف اپنی اپنی جگہ صد ہا برکتوں کا ذریعہ ہیں لیکن جس نے دُرودِ پاک کو لے لیا اُس نے شاہِ کونین رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا جسے سارے جہانوں کی رحمت مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا، لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس سعادت کا تاج ہر کس و نا کس کے سر پر نہیں رکھا جاتا اور شاہی باز کی خوراک مڑا خورگدھ کے منہ میں نہیں

حَسْبُكَ الدُّنْيَا وَكَفَىكَ الدُّنْيَا

ڈالی جاتی بلکہ ذلّت فضل اللہ یوتیہ مَن یثاء۔ یہ دولت کسی اونچی قسمت والے کو حاصل ہوتی ہے
لے عزیز! جس جماعت نے پوری محنت اور مجاہدہ سے اپنی جان کو پاک
کیا ہے، یہ عزت و اقبال کا آج انھیں کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اگر تجھ میں
ہمت ہے تو اس چند روزہ اور فانی دنیا میں اپنے اوپر آرام کا دروازہ بند کر کے
دنیا کی آسودگی کو رخصت کر اور بہادرانہ طریقے سے اس میدان میں بازی جیت
لے تاکہ بازی جیتنے والوں میں تیرا نام بھی لکھ دیا جائے اور تو بھی انعام و کرام کا
حقدار ٹھہرے۔

جو لوگ کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق بھی ان کے شامل حال ہوتی
ہے۔ "وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" (قرآن مجید)
اللہ تعالیٰ مجھ فقیر کو آپ سب بھائیوں کو اس چشمہ آب حیات سے
سیر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَهُوَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نَعْمَ الْمَوْلَى وَنَعْمَ
النَّصِيرُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ رَحْمَةً لِلْعَلَمِينَ
شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ أَكْرَمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعَلَى آلِهِ
وَاصْحَابِهِ وَازْوَاجِهِ الصَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ الطَّيِّبَاتِ
أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّاتِهِ وَاصْهَارِهِ وَانْصَارِهِ وَأَوْلِيَاءِ
أُمَّتِهِ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهِ اجْمَعِينَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝

فقیر ابوسعید غفرلہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَآلُهُ وَكَرَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَدَلَ
الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ وَمَنْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
رَسُولًا مِنْ سُلَالَةِ رَسُولِهِ وَنَبِيَّهُ وَجَبَّ بِه رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
الَّذِي مِنْ تَعَتُّكَ بِذِيهِ نَالَ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ
وَمَنْ أَحَبَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَانْزِلْ فِي الْكَوْنَيْنِ
فَوْزًا عَظِيمًا وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
وَاصْحَابِهِ وَأَوْلِيَائِهِ أُمَّةً وَعِلْمًا مَلَّتْ صَلَاتُهُ دَائِمَةً
بِدَوَامِ مَلِكِكُمْ بَاقِيَةً بِبَقَائِهِ لَا مَنْتَهَى لَهَا إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ ۝

اِقْبَادُ فَاغُوذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

باب اول

دُرُودِ پَاک کی فضیلت احادیث مبارکہ سے

حدیث ۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَائِهِ خَيْرٌ مِنْ حَجٍّ وَنَحْوِهِ

قَالَ أَوَّلَى النَّاسِ بِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُكُمْ
عَلَى صَلَاةٍ

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے
میرے زیادہ قریب ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

[حدیث ۲] إِنَّ اقْرَبَكُمْ مِنِّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى كُلِّ

مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَى صَلَاةٍ فِى الدُّنْيَا (سنة الدين)

قیامت کے دن ہر مقام اور ہر جگہ میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ
ہوگا جس نے تم میں سے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

[حدیث ۳] عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّی عَلَى صَلَاةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

وَكُتِبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ - (ترمذی شریف ص ۱۶۳)

رسول اکرم شفیع عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک
مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نام اعمال
میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

[حدیث ۴] عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَلَكُوتٍ وَحَطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْكَ خَيْرَ صَلَواتٍ وَرَحْمَةٍ

خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

(مسکوٰۃ ص ۴۹، دلائل الخیرات ص ۱۰۲، تفسیر نعیمی ص ۴۱۸)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حدیث ۵ عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشَيْرِيُّ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَ فِيْ جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْفِعُكَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (مسکوٰۃ ص ۴۹، دلائل الخیرات ص ۱۰۲، تفسیر نعیمی ص ۴۱۸)

عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى أَسَدًا اسْتَبْشَرًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ وَلَا أَطْلُبُ نَفْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ قَطُّ أَطْلُبُ نَفْسًا وَلَا أَسَدًا اسْتَبْشَرًا مِنْكَ الْيَوْمَ فَقَالَ مَا يَسْتَعْنِي وَهَذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِي أَرِنَا فَقَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ ذَا النُّوْرِ

مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا
وَمَحَوْتُ عَنْهُ عَشَرَ سَيِّئَاتٍ وَكَتَبْتُ لَهُ
عَشَرَ حَسَنَاتٍ (القول المبيح ص ۱۹)

ایک اور روایت ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ اَمْتَكُ اَنْ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ اِلَّا فَلْيُكْرِ
عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِقِلَّ (منہ) وَفِي رَوَايَةِ الْاَصْلِيَّةِ
عَلَيْهِ وَ مَلَأْتُكَ عَشْرًا (القول المبيح ص ۱۹)

تینوں حدیثوں کا ترجمہ :

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربار نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کمیں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبریل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محبوب! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی اُمتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہذا آپ اپنی اُمت کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجئے اور ساتھ یہ بھی فرما دیجئے کہ اے اُمت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَزْوَاجِہٖ وَزُرَیَّتِہٖ دَامَا اَبَدًا وَاَبَارَکُ وَسَلَّم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ بِمِثْلِ رَجُلٍ خَيْرٌ وَالْخَيْرُ

حدیث ۶ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ ثُلَاثِينَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلْ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ رَأَى كُنْ مَعَكَ وَ يَكْفُرْ لَكَ ذَنْبُكَ - (رد المحتار، مشکوٰۃ شریف، از امام ربانی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اور دو وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی میرے آقا! دوسہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ یہ سن کر رحمتِ تلعلیلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

تشریح، اس سے ہر کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درود پاک کتنا پیارا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمَ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْمُنَاقِي كُلِّهِم
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا مِنْ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ۔

حدیث ۷ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ بِئِمْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ
فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي
إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ
عَلَى شَعْرٍ إِذَا عَدَا قَالَ شَعْرَ صَلَّى رَجُلٌ أَنْعَرَبَ بَدَا ذَلِكَ
لِحَمِيدِ اللَّهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَيُّهَا الْمُصَلِّي أَدْنِ عَجَبٌ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد و نسائی و مشکوٰۃ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز تھے کہ ایک نمازی آیا اس
نے نماز سے فارغ ہوتے ہی دُعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھے پرچم فرما
یٰٰرَبُّنَا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلد بازی کی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی حج بیتہ مبارک پر نماز پڑھ کر

جب تو نماز پڑھا کرے تو بیٹھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پاک پڑھ کر دُعا مانگ۔ پھر ایک اور نماز آیا اور اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر درود پاک پڑھا تو سرکارِ دو عالمؐ کو محبتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کرتی رہی دعا قبول ہوگی۔ اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الہامی نے نقل فرمایا کہ پہلے نماز نے بغیر وسیلہ کے دربار الہی میں سوال کر دیا تھا، حالانکہ سائل کا حق ہے کہ وہ اپنی حاجت دربارِ خداوندی میں پیش کرنے سے پہلے وسیلہ پیش کرے۔

(مرستہ ص ۳۳۳ ج ۱)

حدیث ۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ثَمَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَمَّ دَعَوْتَ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَى سَلْ تُعْطَى۔

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۳)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر و فاروقِ عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر میں نے نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْ رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْحَمَهُمْ

کر دُعا کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائے، تو مانگ تجھے عطا کیا جائے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْاَمِّی الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ
وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۹ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاۤیْتَ اِنْ جَعَلْتُ

صَلَاتِیْ کُلَّهَا عَلَیْکَ قَالَ اِذَا اَیْکُوْنُکَ اللّٰهُ تَبَارَکَ

وَتَعَالٰی مَا اَمَّاۤیْکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَآخِرَتَکَ

وَاسْنَادُهُ جَیْدٌ۔ (القول البدیع ص ۱۹)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی ذاتِ بابرکات پر درودِ پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ دُنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی حَبِیْبِهِ اَکْرَمِ الْاَوْلِیِّیْنَ

وَ الْاَخْدِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارَکَ وَ سَلَّمَ

حدیث ۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ مَنْ صَلَّی عَلَی

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ مَلَائِکَتُهُ سَبْعِیْنَ صَلَاةً

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱ القول البدیع ص ۱۲)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

پر ایک بار دُرود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے عشرِ رحمتیں بھیجتے ہیں

حدیث ۱۱ اَتَانِيْ اَبِيْ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ

صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ

لَهَا بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ

لَهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهَا مِثْلَهَا. (ماہِ مَغِیْزِیْہ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ کا اُمتی آپ کی ایک دُرود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس اُمتی کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس دُرود پاک کی مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰی

وَرَسُوْلَتِكَ الْمُحِبَّتِيْ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ بِعَدَدِ كُلِّ

ذَرَّةٍ مِّائَةِ اَلْفٍ مَّرَّةً -

حدیث ۱۲ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا

عَلٰی قَبْرِ الصَّلَوةِ عَلٰی كِفَارَةٍ لِّكُمْ وَزَكَاةٌ

فَمَنْ صَلَّی عَلٰی صَلَاةٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ عَشْرًا

(القول البدیع مستطاب)

رسول اکرم نور مجسم شفیعِ عظمِ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ

پر درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

حدیث ۱۳ أَكْثَرُ وَالصَّلَاةَ عَلَىٰ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَنفُودَةٌ

لِذُنُوبِكُمْ وَاطْلُبُوا إِلَى الذَّرْعَةِ وَالْوَسِيلَةِ فَإِنَّ

وَسِيلَتِي عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةٌ لَّكُمْ۔ (ماہنامہ منیر ص ۱۵۴)

مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۴ زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَىٰ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ

عَلَىٰ نُورٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (ماہنامہ منیر ص ۱۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى جَنِّبِكَ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَالْأَلَمِ وَالْأَصْحَابِ وَسَلِّمْ

حدیث ۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لِلْحَصْبِيِّ عَلَى نُورٍ عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ كَانَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ نَبِيٍّ كَانَ مِنْكُمْ قَالُوا بَشَرًا

عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ أَهْلِ النُّورِ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

(دلائل النبوة ص ۱۰۷ طبع کراچی)

نبی اکرم نور مجتہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا، اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا، وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ نَبِیِّہِمْ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَ عَلٰی آلِہِمْ وَ اَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْنَ

تشریح: یہ وہی نور ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرًا كَمَا الیَوْمَ

جَنَّتْ ثَجْرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

جس دن دیکھے گا تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان کا نور ان کے آگے ان کے دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائے گا تمہارے لیے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں، وہ ان بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث ۱۶ [۱] اِنَّ اَنْجَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَعْمَالِہَا وَ

مَوَاطِنِہَا اَکْثَرُکُمْ عَلٰی صَلَۃٍ شَارِعَتْ لَہٗ

اور القول البدیع میں اتنا مزید ہے :

اِنَّہٗ كَانَ فِی اللّٰہِ وَ مَلَائِکَتِہِمْ کِفَایَۃً اِذَا یَقُوْلُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَائِهِ وَآلِهِ وَرَحْمَةً

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
(القول البدر ص ۱۱۱)

اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور
اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے
دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔

ہاں ہاں! اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود پاک بھیجنا ہی کافی تھا، مگر ایمان
والوں کو درود پاک پڑھنے کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ انہیں ان کا اجر عطا کیا جائے
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمُرْتَضَىٰ وَ
حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَىٰ وَ عَلَىٰ آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَزْوَاجِهِمْ وَ
ذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِينَ۔

حدیث ۱۷۱ لِيُرَدَّنَا عَلَى الْفَوْضِ أَفْوَاجًا مَّا أَغْرَفَهُمْ
إِلَّا بِكَفَرَةٍ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِكَ شَأْنٌ شَرِيفٌ أَتَىٰ بِهِ

قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو
میں انہیں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَآصْحَابِہِ وَسَلَّمَ

اے میرے عزیز! اس وقت کو یاد کر جب سوج بالکل ہی قریب ہوگا
زمین دہکتے ہوئے کوئلے کی طرح تپ رہی ہوگی۔ سر خپانے کو جبکہ نہ ہوگی پینے

حکایتِ نبویؐ کے عجیب و غریب جزوئے کسب

کو پانی نہ ہوگا، انسان کو اپنا ہی پسینہ لگام کی طرح منہ تک چڑھا ہوگا۔ وہاں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حوضِ کوثر پر اُمت کو پانی پلاتے ہوں گے۔ وہاں پر دُنیا میں درودِ پاک پڑھنے والوں پر خاص عنایت ہوگی۔ اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والوں کو دُور سے ہی دیکھ کر بلائیں گے اور آؤ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں

مال جب اُکھوتے کو چھوٹے آہ آہ کہہ کے پلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

جلدی آؤ میں شفیق اُمت تمہارے انتظار میں کھڑا ہوں۔ آؤ حوضِ کوثر سے

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پانی پیو، یہ وہ حوضِ کوثر ہے جس نے ایک گھونٹ پی لیا

پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الرحمة شفیع الامت

کاشف النعمہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

ہاں ہاں جس خوش نصیب کو حوضِ کوثر سے پانی کا گھونٹ مل گیا، قیامت

کی گرمی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ دُنیا کی گرمی کس شمار میں ہے۔

چنانچہ شواہد الحق میں ہے حضرت شیخ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ایک دفعہ جب میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے ایک آدمی ملا، اس نے بیان کیا

کہ مجھے پیاس کبھی نہیں لگتی اور میں پانی نہیں پیتا۔ میں نے وجہ دریافت کی تو اس نے

کہا ہاں اس کا سبب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ پھر بتایا کہ میں

اہلِ حلہ سے ہوں اور اس سے پہلے میری عقیدت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حدیث النبی ﷺ کے بارے میں صحیح بخاری و صحیح مسلم

کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نہیں تھی۔ میں ایک رات سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور لوگ نہایت کرب اور پریشانی میں سرگرداں ہیں اور شدتِ پیاس میں مبتلا ہیں۔ مجھے بھی سجدِ پیاس لگی تھی۔ لوگ ایک طرف جا رہے تھے۔ میں بھی ادھر کو چل دیا۔ آگے بڑھا تو حوضِ کوثر آگیا۔ اس کے چاروں کونوں پر صحابہ کبار بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک کونے پر حضرت صدیق اکبر ہیں دوسرے پر حضرت فاروق اعظم ہیں، تیسرے پر حضرت عثمان ذوالنورین ہیں اور چوتھے پر حیدرِ کرار حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ عنہم) اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے سوچا مجھے دوسروں سے کیا غرض، میں تو اپنے علی سے پانی پیوں گا کیوں کہ میری ساری عقیدت و محبت تو انہیں سے ہے۔ جب میں حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے سامنے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے ایک نظر دیکھا اور میری طرف سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، پھر میں مجبوری کی حالت میں بادلِ نخواستہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے بھی چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا، پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے بھی میرے ساتھ ہی سلوک کیا، پھر جب میں ہر طرف سے مایوس و ناکام ہو کر پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا تو مجھے سرورِ عالم عینِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نظر آگئے جو کہ اپنی اُمت کو حوضِ کوثر کی طرف بھیج رہے تھے، میں بھی حاضرِ خدمت ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے سخت پیاس لگی ہوئی ہے اور مولا علی کے ہاں حاضر ہوا تھا کہ مجھے پانی پلائیں، مگر انہوں نے مجھ سے اپنا چہرہ ہی پھیر لیا ہے اسی طرح فاروق اعظم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

صدیق اکبر اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے میری طرف توجہ نہیں کی۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پیارے علی تجھے پانی کیوں لٹاتے جبکہ تیرے سینے میں میرے صحابہ کرام کا بغض موجود ہے۔ اس جواب پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں توبہ کر لوں تو پھر اس گزارش پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر تُو توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے تو میں تجھے حوض کوثر کا پانی پلاؤں گا جس کے بعد تُو کبھی پیاسا نہ ہوگا تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ شفقت پر توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ پھر اُنت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے حوض کوثر پر لائے اور اپنے دستِ کرم سے مجھے جامِ کوثر عطا فرمایا جس سے میں سیراب ہو گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ زماں بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی۔ پھر میں اپنے اہل بیعال کے پاس گیا اور سب سے بیزاری ظاہر کر دی، سوائے ان احباب کے جنہوں نے یہ سن کر توبہ کر لی اور اس نظریہ سے رجوع کر لیا۔ (شواہد الحق فی الاستغفار بسید الخلق ص ۵۳)

اس واقعہ کی تصدیق و تائید اس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میرے حوضِ کوثر کے چار رکن ہیں، ایک رکن میرے پیارے ابوبکر کے قبضہ میں ہوگا، دوسرا رکن میرے پیارے فاروق کے قبضہ میں، تیسرا رکن میرے پیارے عثمان کے قبضہ میں اور چوتھا رکن میرے پیارے علی کے قبضہ میں ہوگا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

لہذا جو شخص ابوبکر سے تو محبت کرے، لیکن عمر سے بغض رکھے، اسے ابوبکر پانی نہ

حَدَّثَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ رَجُلٌ قَالَ رَجُلٌ

پلائیں گے اور جو عمر سے محبت رکھے اور ابو بکر سے بغض رکھے، اسے عمر پانی نہیں پینے
 دیں گے، اور جو عثمان سے محبت کئے مگر علی سے بغض رکھے، اسے عثمان پانی نہیں
 دیں گے اور جو علی سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے، اسے علی پانی ہرگز نہیں
 پلائیں گے۔ اور جس نے ابو بکر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس نے اپنے دین کو درست
 کر لیا اور جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کہی، اس کا راستہ واضح ہو گیا اور جس نے
 عثمان کے حق میں اچھی بات کہی، وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہو گیا اور جس نے
 علی کے حق میں اچھی بات کہی گویا اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا
 نہیں ہے اور جس نے میرے صحابہ کرام کے بارے میں اچھی بات کہی، وہ مومن ہے۔
 (رضی اللہ عنہم) (شواہد ابن مسعود)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِ الْأَبْرَارِ وَالنَّبِيِّ
 الْمُخْتَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْصَابِهِ الْأَخْيَارِ وَالْعَمَدِ الْمَشْرِعَةِ
 رَبِّ الْمُسْلِمِينَ -

حدیث ۱۸ عَنْ أَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ
 فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ
 مِنَ الْجَنَّةِ - (القول للشيخ ملا، جواز اللفظ ۱۲۵، الترغيب والترہیب ۱۴۰)
 (كشف الغم ۲۴۱)

جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پاک پڑھا، وہ میرے گاہنہیں جب
 تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جلئے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔

صَلَّى الذِّكْرَ عَلَى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَكَرَّمَ

تشریح: سبحان اللہ! کتنا بڑا انعام ہے۔ اے عزیز ذرا علیحدہ بیٹھ کر غور کر کہ جنت کتنی اعلیٰ نعمت ہے، ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، ایک ٹٹے میں رکھی جائے اور جنت کا ایک رومال ایک پڑے میں رکھا جائے تو رومال ہی وزنی اور قیمتی بکھے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بِجَاهِ حَبِیْبِهِمْ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حدیث ۱۹ مَنْ صَلَّی عَلٰی عَشْرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ مِائَتَةٌ

وَمَنْ صَلَّی عَلٰی مِائَتَةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ اَلْفًا وَمَنْ

زَادَ صَبَابَةً وَشَوْقًا كُنْتَ لَهُ شَفِیْعًا وَشَہِیْدًا یَوْمَ

الْفِیْئَامَةِ۔

(القول البدیع ص ۳۷)

جس نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔ تشریح: سبحان اللہ! کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے ایمان کی گواہی امت کے والی شفیع المذنبین رحمۃ اللہ علیہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیں اس کی شفاعت کی بھی ذمہ داری اٹھائیں۔

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَاٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ہر کہ باشد عامل صلواتم
سہ آتش دوزخ شود برے حرام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حدیث ۲۰ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَى عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً

وَمَنْ صَلَّى عَلَى مِائَةٍ كَتَبَ اللَّهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً

فِي الْبَغْيِ وَبَرَاءَةً مِنَ الشَّارِ وَأَسْكَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مَعَ الشُّهَدَاءِ - (الغزالی بدیعہ ص ۳۳ الترغیب والترہیب ص ۴۹ ج ۲)

جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى

وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ -

حدیث ۲۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ لَا يَفَارِقُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا خَفِيَ

أَوْ أَمْرٌ بَكِيٍّ مِنْ أَصْحَابِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لِمَا يَنْتَوِيهِ مِنْ حَوَائِجِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَسَأَلَ

فِي حَيْثُ كَانَ وَقَدْ خَرَجَ فَأَتَتْهُ فَدَخَلَ حَائِطًا مِنْ

حَيْطَاتِ الْأَسْوَافِ فَصَلَّى فَسَجَدَ فَأَطَالَ

السُّجُودَ فَبَكَيْتُ وَقُلْتُ قَبَضَ اللَّهُ رُوحَهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدُ الرَّحْمٰنِ وَالْوَکَّلِ

قَدْ فَعَّ رَأْسُهُ فَدَعَانِي فَقَالَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَطَلَّتِ السَّجُودَ فَقُلْتُ قَبَضَ اللّٰهُ رُوحَ رَسُولِهِ
لَا أَرَاهُ أَبَدًا قَالَ فَتَجَدَّتْ شُكْرًا لَدَيْكَ فِيمَا
أَبْلَاكَ أَفَى أَلَمِكَ عَلَيَّ فِي أَمْنِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ
صَلَاةً مِنْ أَمْنِي كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ - (القول البديع ص ۱۰۵ الترغيب والترهيب)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام
دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے اور حضور سے جدا
نہیں ہوتے تھے تاکہ سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات میں خدمت
کی جائے۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے دولت خانے سے
باہر نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں
تشریف لے گئے وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور سر سجھے
میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں رونے لگ گیا اور خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ
کی روح مبارکہ قبض کر لی ہے، پھر سر کاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر
مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ کو قبض فرمایا۔ اب میں حضور
کو کبھی نہیں دیکھ سکوں گا، تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ
میرے رب کریم نے انعام کیا تو میں نے سجدہ شکرا ادا کیا ہے۔ انعام یہ ہے کہ

صَلَّى الدُّعَاءَ بِحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَرَبِّهِ

میری اُمت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى رَسُولِكَ الْمَخْتَارِ
سَيِّدِ الْأَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْصَاحِبِهِ الْأَخْيَارِ -

حدیث ۲۲ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْبَرُ رُكْلَهُ
يَحِذُ أَحَدًا يَتْبَعُهُ فَنَزَعَ عِمْرَهُ فَأَتْبَعَهُ يَمِيطُهُ يَفْقِي
إِدَاوَةً فَوَجَدَ سَاحِدًا فِي شَرْبَةٍ فَتَنَنِي عِمْرُهُ فَبَلَسَ
وَرَأَاهُ حَتَّى رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ يَا عِمْرُ
حِينَ وَجَدَ نَبِيَّ سَاحِدًا فَتَنَنِي عِمْرِي إِنَّ
جِبْرَائِيلَ أَنَا فِي فَقَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ أَعْرَجَبَهُ
الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ -

(القول البديع ص ۱۱۱ سعادة الدارين ص ۱۱۱)

نبی اکرم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہرِ رضا کی طرف تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور ٹوٹا لے کر پیچھے ہو لیے، تو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانہ میں سر بسجود ہیں۔ حضرت عمر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور حیب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے عمر! تو نے بہت اچھا

حَدَّثَنَا اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُهُ

کیا جبکہ تو مجھے سر بسجود دیکھ کر پیچھے ہٹ گیا۔ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔ اس حدیث پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَتَمِّ الْكَرِيمِ وَعَلَى

آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أَهْمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ

وَذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حدیث ۲۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا فَلْيَقُلْ

عَبْدُكَ أَوْ لِيْكَ كَثْرًا۔ (المعقل البیہد ص ۷۸)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حدیث ۲۴ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى كَتَبِ اللَّهِ يَهَيَّ

صَلَّى النَّبِيُّ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَفَعَهُ

عَشْرَ حَنَاتٍ وَمَعَّاهُ بِهَا عَشْرَ سِتَّاتٍ وَرَفَعَهُ
بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ لَهُ عِزُّ عَشْرِ رِقَابٍ

(القول البیہ ص ۳۹۶، الترغیب والترہیب ج ۲)

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس درود پاک کے بدلے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکرم وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔

حدیث ۲۵ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ وَيَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ لَمْ تَنْزَلِ
الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّ عَلَيْهِ مَا صَلَّيَ عَلَى فَلْيَعْلَ عَبْدًا مِنْكُمْ
أَوْ لِيْكَ كَثْرٌ - (القول البیہ ص ۳۹۶)

حضرت عامر بن ربیع صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا ”بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ وَبَنِيهِ وَخَلِيلِهِ رَحْمَةً
لِلْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَحَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَرَسُولِهِ

حدیث ۲۶ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَوْفِعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (القول البديع ص ۱۱)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُخْتَارِ
سَيِّدِ الْاَبْدَانِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلَى
يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ وَالْعَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
حدیث ۲۷ عَنْ أَبِي كَاهِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
يَا اَبَا كَاهِلٍ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَبَّلَنِيْ بِشَوْفَا الْمَنَ
كَابِ حَقًّا عَلٰی اللّٰهِ اَنْ يَّنْزِلَهُ ذُنُوْبَهُ
تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَذَلِكَ الْيَوْمُ۔

(القول البديع ص ۱۱، الترغیب والترہیب ص ۲۵)

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً كَثِيرًا وَرَحْمَةً كَثِيرًا

مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاَمِي الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ
وَاصْصَابِهِ اَجْمَعِينَ كُلْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَّائَةِ الْفَالْفِ
مَرَّةٍ الْمِ يَوْمِ الدِّينِ

حدیث ۲۸ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَدَّ اَنْتَ يَلْعَنَ اللّٰهُ رَاضِيًا فَلْيُكْثِرِ
الصَّلَاةَ عَلٰی - (القول بعد پھر ص ۲۲ کشف الغم ص ۲۷ سعادت الدارین ص ۲۷)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْاَمِيْنِ وَرَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْصَابِهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حدیث ۲۹ اِذَا تَسَيَّمْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلٰی تَذْكُرُوْهُ

اِنْشَاء اللّٰهُ تَعَالٰی (سعادت الدارین ص ۲۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَةً كَثِيرَةً وَبَارَكْ فِيهِ وَآلِهِ وَارْحَمَهُم

سائدہ : بادشوق ذرائع سے فقیر تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجہ خواجه گان قاضی محمد سلطان عالم میر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت بابرکت میں علمائے کرام آتے اور مسائل علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دست مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى
حَبِيبِهِ اَحَبِّهِ الطَّيِّبِينَ اَظْهَرِ الطَّاهِرِينَ اَكْرَمِ
الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ وَ عَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ
حدیث ۳۰ اَكْثَرُ مَا مِنْ الصَّلَاةِ عَلَى لَآئِنِ اَوَّلِ

مَا سْتَلْتُوْنَ فِي الْقَبْرِ عَنِّيْ (سعادۃ الدارین، کشف الغمۃ ص ۳۹)

اے میری اُمت مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔

تشریح : اس مقام پر اولیت کو اہمیت کے معنی میں لیا جائے تو مطلب واضح ہو جاتا ہے یعنی قبر میں منکر نکیر جتنے سوال کریں گے ان میں سے اہم سوال میرے متعلق ہوگا اور حضور رحمۃ اللعالمین شیخ المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے درود پاک کی کثرت کی تاکید اس لیے فرمائی ہے کہ درود پاک کی کثرت سے نبی اکرم نور مجتہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت درود پاک پڑھنے والے کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلَّم

دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اور وہاں محبوب کبریاء سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان محبت و عظمت کی بنا پر ہی ہوگی، اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا کہ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں بلا جھجک اور برملا کہے گا مَذَامَعْتَدُ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ یعنی اے فرشتو یہی تو میرے آقا ہیں جن کا ہم نامی اسم گرامی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے۔ یہی آقا ہمارے پاس روشن دلیلیں لے کر تشریف لاتے تھے، منکر نکیر کہیں گے بیشک تو کامیاب ہوا۔ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے، نَمْرُكُنْمُوهُ الدَّرُوسُ اور وہ منافق جس کا دل محبت و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہوگا۔ جب اس سے منکر نکیر سوال کریں گے کہ تُوَانُ كُوِيْحَانَسْ، تو وہ کہے گا هَلَاغَا لَا اَدْرِ قِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ "ہائے ہائے میں ان کو نہیں جانتا۔ دُنیا میں لوگ ان کو جو کچھ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا، اس جواب کُن کر فرشتے کہیں گے ہاں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا، پھر اس پر قبر کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ

اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو باعثِ ایجادِ عالم نورِ مجسمِ فخرِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رفعتِ شان کُن کر دل میں کوشٹے رہتے ہیں اور اگر کہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان کا جلسہ ہو تو جب تک جوابی جلسہ نہ کر لیں، ان کو چین نہیں آتا۔ بخاری شریف ہاتھ میں لیے منبر پر چڑھ کر ہرزہ سرائی کرتے ہیں، اگر نبی کو علم غیب ہوتا تو یہ کیوں ہوا؟ وہ کیوں ہوا؟ اگر نبی کو اختیار ہوتا تو امام حسین کو کیوں نہیں بچا لیا حضرت عثمان کو

(یعنی اڑھت)

(یعنی اڑھت)

(یعنی اسلام)

حکایتِ نبویؐ کی حقیقتیں

کیوں نہ بلوائیوں سے چھڑوا لیا وغیرہ وغیرہ۔ بھائی! دنیا میں تو پھونکا پھانکی چل جائے گی، لیکن اگر قبر میں جواب دینا پڑ گیا تو کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہوش عطا فرمائے
وَهُوَ نَعِيمُ الْمُوَكِّلِ نَعِيمُ الْمُؤَلَّى وَنَعِيمُ النَّصِيرِ۔

لیکن ایسی نصیحت وحی شخص قبول کرے گا جس کے نصیب اچھے ہوں قسمت بہت بلند ہو جیسے کہ بعض علماء کرام بیان فرماتے ہیں: ایک وقت مولوی صاحبان کے درمیان مناظرہ منعقد ہوا۔ مناظرہ طول پکڑ گیا، کئی دن لگ گئے۔ ایک دن جب صبح صبح دونوں مولوی صاحبان مناظرہ کے لیے آئے تو آگے سے شیعہ لگ گئے۔ ایمان اور محبت والے مولوی صاحب نے اس دن کی پہلی تقریر میں فرمایا: لوگو! بات سنو! مناظرہ کا انجام جو ظاہر ہوگا وہ اپنی جگہ ہے لیکن اپنی اپنی قسمت کو دیکھو مجھے ساٹھ دن ہو گئے، مجھے آرام نہ ہوا، میں نہیں، دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر ورق گردانی کرتا رہتا ہوں۔ کتابیں دیکھتا ہوں کہ کہیں مجھے رسول اکرم ﷺ شیخ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات کی، حضور انور کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم کی، اختیار کی، شفاعت کی کوئی بات، کوئی اعجازی شان ملے، میں اسے جمع کرتا ہوں اور یقیناً میرا مقابل بھی رات بھر نہیں سوتا ہوگا وہ بھی جس ہی ورق گردانی کرتا ہوگا، لیکن وہ تنقیص کی باتیں تلاش کرتا ہوگا کہ کہیں سے کسی کتاب میں مجھے یہ مل جائے کہ حضور کو فلاں بات کا علم نہیں تھا، حضور کو فلاں بات کا اختیار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ، کیوں کہ اس نے مناظرہ میں میرے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے مسلمان بھائیو! غور کرو قسمت کس کی اچھی ہے جو حبیب خدا سید الانبیاء رحمة اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمال تلاش کرے اس کی، یا اس کی جو اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آبَائِهِ وَآلِهِ وَرَحْمَتِهِ

باعثِ ایجاوِ عالم رحمتِ محالم نورِ عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کیلئے عیب تلاش کرے۔ (العیاذ باللہ) جب اتنی بات کہی اور یہ بات دوسرے منظر مولوی صاحب نے سنی تو اس کی قسمت جاگ اٹھی اور اعلان کر دیا، لوگو! سنو واقعی یہی بات ہے مجھے آرام کرنا سونا کھانا پینا محبوبا ہوا ہے۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وَاَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک کے لیے عیب اور نقیص کی باتیں ہی تلاش کرتا رہا۔ مجھے جیسا بد قسمت کون ہے؟ لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں جھوٹا، میرا عقیدہ جھوٹا اور آج سے میں اس جھوٹے مذہب سے سچی توبہ کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی کئی اور خوش قسمت لوگ بھی تائب ہو گئے۔

وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَهُوَ الْمَوْفِقُ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳۱ ذُکِرَ فِی کَبْعِضِ الْاَخْبَارِ مَعْنَوُہِ

عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مِمَّنْ اَشْتَقُّ اِلَیَّ رَحِمَتُہٗ
وَمَنْ سَاَلَہِیْ اَعْطٰیْتُہٗ وَمَنْ تَعَرَّکَ اِلَیَّ
بِالصَّلَاۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَفَوْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ
وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ ذَبْدِ الْبَحْرِ۔

(دلائل الخیرات ص ۱۳ طبع لاہور)

بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درودِ پاک پڑھ کر میرا قرب چاہے میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں

صَلَّى الذَّكَرَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَرَحِمَهُمُ اللَّهُ

کی جھاگ کے برابر ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُنْتَارِ
سَيِّدِ الْأَبْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ

حدیث ۳۲ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْمُتَنَادِ
الْمُتَدَبِّ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

(الترغیب والترہیب ص ۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں درود پاک پڑھے
”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْمُتَنَادِ الْمُتَدَبِّ عِنْدَكَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

حدیث ۳۳ مَا مِنْ عَبْدٍ مِنْ مُتَعَابَتَيْنِ يَسْتَقِيلُ أَحَدَهُمَا
صَاحِبَهُ فَيُصَافِحُهُ وَيُصَلِّيَانِ عَلَى الشَّيْخِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ قَدًا
حَتَّى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَخَلَّفَ

(لزجة الثقلين ص ۵۷، مسعدة الزاين ص ۵۴، الترغیب والترہیب ص ۵۵، الزواجر ص ۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو دوست آپس میں
ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر
درود پاک پڑھتے ہیں تو جہاں ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش

حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

دیے جاتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّي الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَلِيًّا۔

حدیث ۳۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَقَفْنَا فِي مَجْمَعٍ طَرِيقٍ فَطَلَعَ
أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
أَيُّ شَيْءٍ قُلْتَ حِينَ يَخْتَنِي قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى صَلَاحٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى بَرَكَهٌ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ
عَلَى مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى سَلَامٌ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ
مُحَمَّدًا حَتَّى لَا يَبْقَى رَحْمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَمْرِي الْمَلِكُ
فَدَسَدٌ وَالْاَقْوَمُ۔

(سعادة الدارين ص ۶۷)

حضرت زید صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم باہر نکلے، جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے
تو ایک اعرابی آیا اُس نے سلام عرض کیا، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے سلام کا جواب دیا۔ پھر فرمایا اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تُو نے کیا پڑھا تھا،
کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فرشتوں نے آسمانوں کے کناروں کو بھرا ہوا ہے
اعرابی نے عرض کیا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا۔